سلسلہ
مواعظِ حسنہ نمبر ۱۴

تکمیلِ معرفت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۳۶۸۱۱۲-۳۹۹۲۱۷۶

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۴

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲۔ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۹۸۱۱۲ ۴۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات مرشدی و مولائی محی السنۃ
حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس
مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس
مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیوض
و برکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر

نام وعظ ــــــــــــــ تکمیلِ معرفت

واعظ ــــــ عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جامع و مرتب ــــــــــــ سید عشرت جمیل میر

کتابت ــــــــــــــ محمد علی زاہد

تصحیح (کتابت میں اغلاط کی نشاندہی) ــــــــ حافظ محمد یونس (ایم ایس سی ایم ایڈ)

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲

کراچی فون ۴۶۸۱۱۲ ۴۹۹۲۱۷۶

فہرست

پیش لفظ

یہ وعظ جو پیش ناظرین ہے مرشدنا و مولانا عارف باللہ شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے مجلس صیانۃ المسلمین کے سالانہ اجتماع کے تیسرے اور آخری دن کی بعد عصر کی آخری نشست میں مورخہ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار بوقت تقریباً پونے پانچ بجے شام جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور کے صحن میں بیان فرمایا جس میں حضرت والا دامت برکاتہم نے اپنے خاص عاشقانہ و دلآویز انداز اور درد بھرے الفاظ میں حصول نسبت خاصہ علیٰ سطح الولایہ کے لیے قلب کو غیر اللہ سے پاک کرنے کی ضرورت و اہمیت کو واضح فرمایا جس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کی تکمیل اور نسبت مع اللہ کا خواب دیکھنا ریت پر محل بنانا ہے۔ جتنے معبودان باطل ہیں خواہ باؤ کے ہوں خواہ جاؤ کے یعنی خواہ بتان مجازی کا عشق ہو خواہ حب جاہ و حب مال وغیرہ ہو جب تک یہ الٰہ باطلہ قلب سے نہیں نکالے جائیں گے حصول نسبت مع اللہ محال ہے۔ الا اللہ کی تجلی لا الٰہ کی تخلی پر موقوف ہے اس بلیغ مضمون کو حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے مختصر اور جامع انداز میں قرآن و حدیث کے دلائل اور مثنوی مولانا روم کی شرح اور اپنے دردِ عشق و زبانِ عشق سے بیان فرمایا جو سالکان طریق کے لیے مشعل راہ اور سلوک و تصوف کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول عطا فرماویں اور سالکین طریق کے لیے قیامت تک مشعل ہدایت بنا کر حضرت والا دامت برکاتہم اور جملہ خدام و معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنا دیں۔ آمین

اس وعظ کو برادرم سہیل احمد صاحب انجینئر نے ٹیپ سے نقل کیا اور احقر راقم الحروف نے ترتیب دیا اور گاہ گاہ حوالے بین القوسین درج کیے اور اس کا نام "تکمیلِ معرفت" تجویز کیا گیا اور حضرت والا دامت فیوضہم کی نظر ثانی کے بعد آج مورخہ ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۹۴ بروز دو شنبہ سپرد طباعت کیا جارہا ہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہ
یکے از خدام خانقاہ گلشن اقبال کراچی ۶ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ

توبہ کا کمال

فرمایا کہ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جاوے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے۔ دیکھئے بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے

کمالات اشرفیہ

تکمیل معرفت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۂ بقرہ) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی، ابواب الدعوات)

حضراتِ سامعین! آج آخری جلسہ میں میرے قلب میں یہ تقاضا ہوا کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت پر کچھ مضمون عرض کروں۔

کہاں تک ضبطِ بے تابی کہاں تک پاسِ بدنامی
کلیجہ تھام لو یارو کہ ہم فریاد کرتے ہیں

یہ شعر ہمارے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کی غذا محبت ہے جیسے پیٹ کی غذا روٹی ہے، آنکھ کی غذا اچھے مناظر، پہاڑ، درخت وغیرہ اچھی چیزیں دیکھنا ہے، دل کی غذا محبت ہے لیکن اگر غذا ناقص ہوتی ہے تو صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اگر محبوب ناقص ہے تو دل کی صحت خراب ہوجاتی ہے بلکہ غیر اللہ کا نقطۂ آغاز دل سے اگر لگا تو اسی وقت سے دل کی پریشانی شروع ہوجاتی ہے۔ حضرت تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق مجازی، غیر اللہ سے دل لگانا یہ عذابِ الٰہی ہے جس
کو دوزخ کا عذاب دُنیا میں دیکھنا ہو تو وہ ان لوگوں کو دیکھ لے جنھوں نے غیر اللہ سے
دل کو لگایا ہے نیند غائب، ہر وقت پریشان اور دل میں اختلاج ۔ ویلیم فائیو کھایا،
ویلیم ٹین کھایا، آخر میں پاگل ہو کر گدو بندر چلے گئے ۔ اس دُنیائے حُسن نے کتنوں کو
پاگل کر دیا۔ اس لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ عشق مجازی عذاب الٰہی ہے اور حاجی
امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کسی کے جغرافیہ اور رنگ و
روپ سے، ظاہری ڈسٹمپر اور نقش و نگار سے، آنکھوں سے اور کتابی چہرے سے
دل لگاتا ہے کچھ دن کے بعد یہ محبت نفرت اور عداوت سے تبدیل ہو جاتی ہے اور
جو اللہ والی محبت ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے، تر و تازہ رہتی ہے یعنی دنیا میں بھی،
عالمِ برزخ میں بھی، میدان محشر میں بھی اور جنت میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ والے
جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میدان محشر میں بھی عرش کے سائے میں
رہیں گے ۔ یہ اللہ والی محبت ایسی نعمت ہے ۔ لہٰذا حضرت فرماتے ہیں کہ اگر محبوب
ناقص ہے اور دل کو بھی ناقص غذا دے دی تو دل تباہ ہو جائے گا خراب ہو
جائے گا۔

کلمۂ طیبہ کے معانی

لہٰذا اس سلسلہ میں آج لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ
کی تفسیر کرنا چاہتا ہوں لاَ اِلٰہَ کے معنی غیر اللہ سے
دل کو نہیں لگانا ۔ جتنے باطل خدا ہیں خواہ وہ جاہ کے ہوں خواہ باہ کے ہوں یا حُسن
کے ہوں، ان باطل خُداؤں سے قلب کو پاک کر لو تب اِلاَّ اللہ ملے گا۔ ایک فوج
کے افسر نے مجھ سے پوچھا کہ الا اللہ کیسے مضبوط ہوتا ہے ۔ مَیں نے کہا جتنا لاَ اِلٰہَ

مضبوط ہوگا اتنا ہی اِلَّا اللہ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر باطل خداؤں سے قلب پاک نہیں ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی گندم لگائے لیکن وہیں دوسرے گھاس پودے پیدا ہو جائیں تو گندم کی کھاد اور پانی کو دوسری گھاس اور پودے لے لیں گے اور گندم کمزور رہ جائے گا۔ غیر اللہ دل میں ہوگا تو الا اللہ کی صحیح کیفیت محسوس بھی نہ ہوگی۔ دس ہزار روپے والا عطر عود ایک شخص نے لگایا مگر بتی کا پاخانہ بھی لگا لیا اور ایک مہینہ سے غسل بھی نہیں کیا تھا۔ پسینہ کی بدبو آرہی ہے۔ بتائیے عطر عود کی خوشبو محسوس ہوگی؟ اس لیے اللہ تعالیٰ نے لاالٰہ سے گویا قلب و روح کو دُنیا کی بدبو اور پسینہ اور غیر اللہ کی آلائش سے پاک فرمایا پھر الا اللہ کا عطر عطا فرمایا۔ غیر اللہ کی نفی کو مقدم کیا۔ کلمہ کا یہ پہلا جز ہے۔ لیکن غیر اللہ سے کٹنا اور اللہ سے جُڑنا کس طرح سے ہوگا۔ محمد رسول اللہ۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ سُنّت سے اللہ ملے گا اور طریقۂ سُنّت پر چلنے والے کون ہیں؟ اللہ والے، متبعین سُنّت عارفین ہیں ان سے ہی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ پوچھنا پڑے گا۔ اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا (پارہ ۱۹، سورۂ فرقان آیت ۵۹) رحمٰن کی شان کو باخبر لوگوں سے یعنی اللہ والوں سے پوچھو۔ علامہ آلوسی السید محمود بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ خبیرا سے مراد عارفین ہیں۔

مقصد تخلیق معرفت حق ہے

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پارہ ۲۷، سورہ الذاریات آیت ۵۶) اے انسانو! ہم نے تمھیں اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔ حضرت آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد معرفت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہی کیوں نہیں نازل

فرمادیا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعرفون ہم نے تمہیں اس لیے پیدا کیا تاکہ تم ہمیں پہچان لو جان لو۔ جب مقصود اس آیت کا معرفت ہے تو لِیَعْبُدُوْنِ کیوں فرمایا۔

عارف کی پہچان

علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں اس اشکال کا یہ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے لِیَعْبُدُوْنِ اس لیے نازل کیا، لیعرفون نازل نہیں کیا تاکہ جو شخص معرفت کا دعویٰ کرے وہ عبادت کی راہ سے آتے، سُنّت کی راہ سے آتے۔ سچا عارف وہی ہے جو عابد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے، سُنّت کی راہ پر چلنے والا ہے۔ یہ نہیں کہ سمندر کے کنارے بھنگ پی رہا ہے، چرس پی رہا ہے، ہیروئن پی رہا ہے اور عارف باللہ بنا ہُوا ہے وہ عارف باللہ نہیں ہے باگڑ بلا ہے، باگڑ بلا بچوں کا دودھ پی جاتا ہے یہ لوگوں کا ایمان پی جاتا ہے۔ اسی طرح جو حُسن فانی سے دل لگاتا ہے، جن کے چہرے بگڑنے والے ہیں، جن کے چہروں کا جغرافیہ بگڑنے والا ہے، ایسی بگڑنے والی صورتوں پر بگڑتا ہے اور مرتا ہے اور تباہ ہوتا ہے، یہ بھی باگڑ بلا ہے۔ ایسے لوگ عارف باللہ نہیں ہو سکتے لہٰذا میں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز و اسلوبِ بیان کے ساتھ ایک عجیب و غریب مضمون پیش کر رہا ہوں تاکہ ہمارے اور آپ کے قلوب غیر اللہ سے پاک ہو جائیں۔

حُبِ مال ایک الٰہ باطل ہے

جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں مختلف لوگوں کو مختلف چیزوں سے محبت ہوتی ہے کسی کو مال سے بہت زیادہ محبت ہوتی

ہے۔ فرماتے ہیں کہ دنیا دار الغرور ہے اور مال ایسی چیز ہے کہ جس وقت مردہ دفن ہوتا ہے اس کا سارا مال باہر رہ جاتا ہے۔

ع زاں لقب شد خاک را دار الغرور

مولانا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دار الغرور، دھوکے کا گھر اس لیے فرمایا:

ع کہ کشد پارا سپس یوم العبور

کہ جس دن انسان قبر میں دفن ہوتا ہے اس کی ساری دُنیا، اس کا مال و دولت کاروبار ٹیلی فون بجلی اور قالینیں سب بینک بیلنس ختم اب جناب صرف کفن لپیٹ کر داخل ہو رہے ہیں۔ لہٰذا مال سے محبت کرنے والا بے وقوف ہوا یا نہیں اور مال کی محبت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر مال کی محبت غالب ہو جائے، اگر مال کی محبت، بیوی بچوں کی محبت شدید بھی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی اشد ہو تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا تاجر اگر اپنی تجارت سے محبت کرتا ہے جو شدید ہے لیکن خُدائے تعالیٰ کی محبت اشد ہے، جب اذان ہوتی ہے تو فوراً فیکٹری چھوڑ کر مسجد بھاگتا ہے زکوٰۃ کا وقت آتا ہے، مدارس کی خدمت کا وقت آتا ہے تو اپنے مال کو مال نہیں سمجھتا تو اس کو آپ نہیں کہہ سکتے کہ یہ غلط محبت ہے۔ بیوی کی محبت کا حق ادا کرتا ہے لیکن جب دینی تقاضے ہوتے ہیں مسجد کی اذان ہوتی ہے تو فوراً مسجد پہنچ جاتا ہے لہٰذا دُنیا کی محبت شدید بھی جائز ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو۔ کچھ ڈگری زیادہ ہو۔ اس کا پتہ جب چلے گا جب اس کا امتحان ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جا رہا ہے کہ ایک حسین لڑکی سامنے آگئی۔ یا تاجر ہے اور ایک گاہک دُکان پر آگئی، یا جہاز پر بیٹھ

رہا ہے اور ایئر ہوسٹس آتی اس وقت پتہ چلے گا کہ اس کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت زیادہ ہے یا دُنیا کی زیادہ ہے۔ اگر نظر بچا لیتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس پر غالب ہے اور اگر نظر کو خراب کرتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اپنے نفس کا غلام ہے۔ اس کی عبدیت کامل نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا صحیح غلام نہیں ہے۔ خواجہ صاحب کا یہ شعر بڑے درد سے پڑھتا ہوں جو کل بھی پڑھا تھا۔

بہت گو ولولے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تری خاطر گلے کا گھونٹنا منظور کرتے ہیں

کیا ہر شخص تارکِ سلطنت بلخ ہو سکتا ہے؟

کتنا ہی دل چاہے کسی حسین کو دیکھنے کے لیے یہاں تک کہ اس کے دل میں یہ وسوسہ آجاتے کہ اے خدا اگر تو مجھے سلطنت دیتا تو میں اس حُسن پر فدا کر کے اس کو حاصل کر لیتا لیکن میں تیرے خوف سے اپنی نظر کو بچاتا ہوں تو قیامت کے دن سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا حشر ہو گا کیوں کہ اس نے اس شکل کو جو اس کے قلب میں سلطنت بلخ کے متبادل تھی ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ کے خوف سے اپنی نظر کو بچایا اپنے قلب وجاں کو بچا کر اپنے ایمان کو بچا کر فَفِرُّوا اِلَی اللّٰهِ ہوا غیر اللہ سے بھاگا۔ ان شاء اللہ دیکھنا کہ ایسے لوگوں کے درجے قیامت کے دن سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر ہوں گے کیوں کہ سلطنت بلخ تو نہیں دی کہ بے چارہ مولوی ہے طالب علم ہے، صوفی ہے سلطنت کہاں سے لاتے گا لیکن سلطنت بلخ کی متبادل صورتوں سے اس نے اپنی نظر کو بچایا ہے اور حرام لذت درآمد نہیں ہونے

دی تو گویا اس نے سلطنت بلخ اللہ پر فدا کر دی۔ قیامت کے دن ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا درجہ دیکھنا۔

ے داغِ دل چمکے گا بن کر آفتاب
لاکھ اس پر خاک ڈالی جائے گی

اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ جگر کے استاد فرماتے ہیں۔

ے توڑ ڈالے مہ و خورشید ہزاروں ہم نے
تب کہیں جا کے دکھایا رُخ زیبا تو نے

زمین کے چاند سورج جیسی حسین شکلوں سے ہم نے صرف نظر کیا ہے تب کہیں جا کر ہم کو اللہ ملا ہے۔ گناہ سے بچنے کا دل پر زخم کھایا ہے تب دل میں بہار آئی ہے اسی کو اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ے ہم نے لیا ہے درد دل کھو کے بہارِ زندگی
اک گل تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

دوستو! اگر کنکر پتھر دے کر ایک کروڑ کا موتی مل جائے تو بتایئے یہ مہنگا سودا ہے؟ اگر نظر بچانے سے غیروں کو دل نہ دینے سے اللہ ملتا ہے تو اس سے سستا سودا اور کیا ہو گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اتنی قیمتی ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔

نعمتوں میں انہماک جو باعث غفلت عن الحق ہو دوسرا الٰہ باطل ہے

اب مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو رزق اور عمدہ عمدہ غذاؤں کا شوق ہے۔ یہ لاالٰہ کی تفسیر ہو رہی ہے۔ مال کی نفی ہو چکی۔ اب نمبر آ رہا ہے اچھی

اچھی غذاؤں کا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کھانے کے اتنے حریص ہیں کہ دعوت اگر مل جائے تو جماعت کی نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ افطار کا وقت ہے، وہی بڑے ٹھونستے چلے جا رہے ہیں۔ جب سجدہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ اکبر۔ اللہ بڑا ہے مگر دہی بڑا کہتا ہے کہ میں بڑا ہوں۔ میں پہلے نکلوں گا حلق سے۔ کیوں کہ تم نے یہاں تک ٹھونسا ہوا ہے۔ اوّل تو جماعت کی نماز چھوڑنا جُرم پھر اتنا ٹھونسنا کہ حلق سے غذا باہر آنے لگے یہ بھی جائز نہیں۔ صحت کے لیے مضر ہے اتنا کھانا کیسے جائز ہوگا۔ لہٰذا مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جن کو اچھے اچھے کھانے کا شوق ہے تو بے شک رزق اچھا مل جائے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر رزاق کی محبت پر رزق غالب نہ آئے۔ نعمت کی محبت جب نعمت دینے والے کی محبت پر غالب ہو جائے تو سمجھ لو کہ یہ شخص ناشکرا ہے۔

اس لیے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر کو مقدم فرمایا شکر پر فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ تم یاد کرو مجھے اطاعت سے۔ یہ تفسیر بیان القرآن میں ہے کہ تم یاد کرو مجھے اطاعت سے میں تمہیں یاد کروں گا اپنی عنایت سے وَاشْكُرُوْا لِيْ۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ شکر کو اللہ تعالےٰ نے موخر بیان کیا ذکر کو مقدم فرمایا اس میں کیا حکمت ہے؟ فرماتے ہیں کہ اِنَّ حَاصِلَ الذِّكْرِ اَلْاِشْتِغَالُ بِالْمُنْعِمِ ذکر کرنے والا نعمت دینے والے کے ساتھ مشغول ہے وَاِنَّ حَاصِلَ الشُّكْرِ اَلْاِشْتِغَالُ بِالنِّعْمَةِ جو شکر کر رہا ہے وہ نعمت میں مشغول ہے فَالْاِشْتِغَالُ بِالْمُنْعِمِ اَفْضَلُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ بِالنِّعْمَةِ ایک نعمت میں غرق ہے اور ایک نعمت دینے والے میں ڈوبا ہوا ہے یعنی اللہ کی یاد میں غرق ہے۔ ظاہر ہے کہ جو اللہ کی یاد میں مشغول ہے اس کا درجہ بڑا ہے اس لیے اللہ تعالےٰ نے اپنی یاد کو مقدم فرمایا کہ

اگر تم نے ہماری یاد نہ کی تو نعمتیں تم پر غالب ہو جائیں گی، تم رزق کے غلام بن جاؤ گے، عبدالرزاق کے بجائے عبدالرزق ہو جاؤ گے۔ نعمتوں کے پیچھے اتنا لگو گے کہ نعمت دینے والے کو فراموش کر دو گے لہٰذا ہماری یاد میں زیادہ لگو تاکہ نعمتوں پر ہماری محبت غالب رہے اور ان نعمتوں کا انجام بھی تو سوچو کہ کیا ہے۔ رات کو بریانی کھاتے ہو لیکن صبح کو بیت الخلاء میں کیا نکالتے ہو۔ امپورٹ کیسی اور ایکسپورٹ کیسا۔ لہٰذا نعمت پر شکر تو کرو لیکن دل نہ لگاؤ۔ یہ ہو گیا دوسرا الٰہ۔ پہلا الٰہ مال تھا۔ دوسرا خدا ہم نے کیا بنایا ہُوا ہے؟ رزق اور عمدہ غذائیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰاهُ (پ۲۵، الجاثیہ) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بعض لوگوں نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا خدا بنایا ہُوا ہے۔ لہٰذا لا الٰہ کی نفی، توحید کامل اس شخص کو حاصل نہیں ہے جو جاہ کا اور مال کا اور حسن کا غلام بنا ہُوا ہے۔ زبان سے کتنا ہی توحید توحید کہتا رہے لیکن توحید عملی یہ ہے کہ جاہ کی نفی کرو، باہ کی نفی کرو مال کی نفی کرو۔ یعنی ماسوا اللہ پر اللہ کی محبت کو غالب رکھو۔ اسی طرح رزق کے معاملہ میں پلاؤ، بریانی، کباب بے شک حلال اور جائز ہے، لیکن اتنا نہ ہو کہ جس کی محبت میں ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ دو چیزوں کی نفی ہو گئی۔ مال کی اور رزق کی۔

تیسرا الٰہِ باطل حُبِّ جاہ ہے

نمبر ۳ کیا ہے۔ نمبر تین ہے حُبِّ جاہ۔ ایک انسان کو اگر سارا لاہور سلام کرے اور کہے کہ جناب آپ بہت معزز آدمی ہیں تو اس کی عزت میں ایک اعشاریہ اضافہ نہیں ہوگا۔ ہاں اس بندے سے جس کو سارا لاہور سلام کر رہا ہے اگر اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن خوش ہو جائیں تب سمجھ لو کہ اب اس کی قیمت ہے۔ غلام کی قیمت مالک لگاتا ہے غلاموں کی قیمت غلام اگر لگاتے ہیں تو میزان میں کیا آئے گا؟ غلام! غلام ضرب ایک لاکھ غلام تو میزان اور ٹوٹل غلام ہی تو ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راضی ہو جائے تب سمجھو کہ اب ہماری قیمت ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو خدا جزائے عظیم دے۔ اس حقیقت پر کیا عمدہ شعر فرمایا ہے کہ اے دنیا والو! اپنی قیمت پہلے سے مت لگاؤ، اپنے کو فنا کر کے رہو، مٹ کر کے رہو نہ نماز پر ناز کرو نہ روزہ پر، نہ حج پر نہ زکوٰۃ پر ناز۔ بس کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔ یہ سوچو کہ قیامت کے دن نہ معلوم ہماری کیا قیمت لگے گی۔ اس لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کبر سے بچاتا ہے کیوں کہ ہمیشہ ایک عظیم غم میرے سامنے ہے کہ قیامت کے دن نہ جانے اشرف علی کا کیا حال ہوگا۔ اُولٰٓئِكَ اٰبَآئِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ۔ لہٰذا علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ جاہ کے علاج کے لیے ایک شعر کافی ہے۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

دوستو! سوچو کہ اس میں کوئی لغت فارسی عربی نہیں ہے۔ مگر یہ شعر کبر کے علاج کے لیے عجیب و غریب ہے۔ فرماتے ہیں کہ اتنے بڑے علامہ ہو گئے، اتنے بڑے تاجر ہو گئے، تمام دُنیا تعریف کر رہی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگتی ہے۔ اگر اس دن اللہ ہم سے راضی ہو گیا تب ہماری قیمت ہے ورنہ دُنیا کی جاہ و عزت و تعریف کسی کام کی نہیں۔

لہٰذا حکیم الامت فرماتے ہیں کہ مرنے سے پہلے اپنی قیمت نہ لگاؤ۔ اگر دُنیا میں اپنی قیمت لگاؤ گے تو یہ انٹرنیشنل بین الاقوامی حماقت ہوگی۔ میرے شیخ فرماتے تھے کہ کبر کا مرض ہمیشہ بے وقوفوں میں ہوتا ہے۔ آپ خود سوچئے کہ نتیجہ یعنی رزلٹ نکلنے سے پہلے کوئی طالبِ علم ناز و نخرے کرے تو بے وقوف ہے یا نہیں۔ لہٰذا حُبّ جاہ کا علاج ہوگیا۔

سب سے بڑا الہ باطل حُسن مجازی ہے

اب آیئے ایک مرض اور شدید ہے۔ وہ ہے حُسن پرستی اس موضوع پر میری ایک کتاب ہے "رُوح کی بیماریاں اور ان کا علاج" شاید یہاں بھی مل جائے گی۔ اگر آپ اپنے نوجوان بچوں کو طلبائے کرام کو پڑھا دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ حُسن کے ڈاکوؤں سے ان کی جوانی محفوظ رہے گی۔ میرے شیخ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے اس کتاب کی زبردست قدر فرمائی اور ایک صاحب کو خط میں لکھا کہ جس کا دل غیر اللہ سے لگ گیا ہو اختر کی کتاب رُوح کی بیماریاں اور ان کا علاج اس کو سُناؤ۔ تاہم اس وقت مَیں مولانا رومی کے طرزِ بیان پر حُسن پرستی کے علاج کے متعلق تھوڑا سا عرض کیے دیتا ہوں کیونکہ آج کل یہی مرض عام ہے اور اس دَور میں یہی مرض اللہ تعالیٰ کے راستہ کا سب سے بڑا حجاب ہے۔

علاج حُسن پرستی

فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو حسین لڑکیوں کی طرف میلان شدید ہوتا ہے بعضوں کو حسین لڑکوں کی طرف ہوتا ہے۔ بعضوں کو دونوں سے ہوتا ہے۔ مریضوں کی تین قسمیں ہوگئیں اب

مولانا رومی کا طرزِ بیان سُنیے کہ اگر لڑکی کا عشق ہے تو اس کے بارے میں فرماتے ہیں؎

زلف جعد و مشکبار و عقل بر

کالی کالی گھونگھر والی زلفیں جن سے مشک کی خوشبو آرہی ہے تمہاری عقل کو اُڑا رہی ہیں۔ خود ناقصات عقل ہیں مگر کامل عقل والوں کی عقل کو اُڑا دیتی ہیں لیکن ان سے مراد نامحرم عورتیں ہیں بیویاں نہیں۔ اپنی بیویوں سے خوب محبت کرنا۔ غیر محرم عورتوں سے دل لگانے کو منع کر رہا ہوں۔ خواتین یہ نہ سمجھیں کہ یہ تو ایسی تقریر کر رہا ہے کہ میرا شوہر بھی مجھے حقیر سمجھے گا۔ نہیں! تقویٰ کی برکت سے اپنی بیویوں کی محبت اور بڑھ جائے گی۔ جب سڑکوں پر نامحرموں سے نظر بچائیں گے تو پھر اپنی بیوی کی اور زیادہ محبت ہوگی۔ یہ مولانا رومی جو بیان کر رہے ہیں غیر اللہ سے دل لگانے والوں کے لیے ہے۔ بیوی غیر نہیں ہے۔ بیوی تو اپنی ہے۔ حلال ہے۔ اس کی محبت عین عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان سے محبت کرو اچھے اخلاق سے پیش آو عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ جب عرض کیا کہ کیا جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں زیادہ حسین ہوں گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ام سلمہ جنت میں مسلمان عورتیں حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ (روح المعانی ج۲۷ صفحہ ۱۲۶) دنیا پلیٹ فارم ہے۔ پلیٹ فارم کی چائے کا کیا ہے۔ جیسی پائی ویسی پی لی۔ زیادہ ناز نخرے مت کرو۔ عورتوں کو طعنہ مت دو کہ تو تو بھنگن جمعدارن سے بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی آج جو ہم دیکھ کر آئے ہیں۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کو مت دیکھو۔ نظر کی حفاظت کرو۔ انشاء اللہ

تعالیٰ جنت میں یہ بیویاں حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ اپنی اپنی بیویوں کو سُنا دینا جن کی بیویاں یہاں موجود ہوں۔ پھر دیکھنا کل ان شاء اللہ تعالیٰ اچھا ناشتہ ملے گا۔ میں نے الٰہ آباد میں جب یہ بیان کیا تو ایک بڑے عالم حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ انہوں نے کہا کہ تمہاری اس تقریر پر میری بیوی نے کہا ہے کہ کل اس مولوی کو انڈے اور پراٹھے کا ناشتہ کراؤں گی تم اتنے بڑے عالم ہو لیکن تم نے کبھی یہ بات مجھے نہیں سُنائی تو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

زلف جعد و مشک بار و عقل بر

جو نامحرم ہیں ان سے دل مت لگاؤ چاہے ان کے گھونگھریلے بالوں سے کتنی ہی مشک کی خوشبو آرہی ہو اور تمہاری عقل اڑا رہی ہو کیوں کہ ایک دن ایسا آئے گا۔

؎ آخر او دم زشت پیر خر

جب یہ لڑکیاں والیاں بڈھی ہو جائیں گی تو ان کی چٹیا بڈھے گدھے کی دُم معلوم ہو گی۔ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ مولانا نے بڈھے گدھے کی دُم سے کیوں تشبیہ دی۔ میں نے کہا کہ مولانا نے زلفوں کو بڈھے گدھے کی دُم سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ جوانی ہر کسی کی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ مولانا ماہرِ نفسیات تھے۔ ہو سکتا تھا کہ جوان گدھے کی دُم سے تشبیہ دینے سے بعض لوگوں کے نفس کو حُسن فانی سے کچھ رغبت باقی رہتی اس لیے بڈھے گدھے کی دُم سے تشبیہ دی تاکہ نفس کو بالکل ہی نفرت ہو جائے۔ فنائیت حسن پر میرا بھی ایک شعر ہے جو آپ کو سُنایا بھی تھا۔

ع کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی
ان کے بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی
کوئی دادا ہوا کوئی دادی ہوئی

ایک دن ایسا ہوگا یا نہیں ؟ لہٰذا ایمان مت ضائع کیجئے۔ زندگی ایک دفعہ ملی ہے اسی میں ہم اللہ کے ولی بن سکتے ہیں۔ بار بار دُنیا میں نہیں آنا ہے۔ تقویٰ کی زندگی اختیار کر کے اگر ہم اللہ کے ولی بن جائیں تو سارے جہان کی لذتیں بصورت کیپسول قلب و رُوح میں ان شاء اللہ تعالیٰ اُتر جائیں گی۔ پھر ایک سجدہ میں ان شاء اللہ دو سو سلطنت سے زیادہ مزہ آئے گا۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

ع یک ذوقِ سجدۂ پیشِ خدا
خوشتر آید از دو صد ملکت ترا

خُدا کے حضور ایک سجدہ میں تم کو دو سو سلطنت سے زیادہ مزہ آئے گا مگر شرط یہ ہے کہ تقویٰ ہو، اہل اللہ کی صحبت ہو۔

اکابر اولیاء اللہ کی احتیاط امارد سے

اب مولانا فرماتے ہیں ایک مرض اور ہے۔ بعض لوگوں کو بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کی طرف میلان ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کو تو لڑکوں سے بہت بچنا چاہیے جب کہ ہمارے بزرگوں نے خود احتیاط کر کے ہمیں سبق سکھا دیا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور حسین لڑکوں کے ساتھ دس شیطان ہوتے ہیں چناں چہ

ایک بار حضرت حمام میں تھے کہ اچانک ایک امرد آگیا۔ آپ نے فرمایا اَخْرِجُوْہُ اس کو جلدی نکالو۔ مَیں اس کے ساتھ دس شیطان دیکھ رہا ہوں اور حکیم الامت کی کیا شان تھی۔ آج ہم لوگ حکیم الامت کے عاشق کہلاتے ہیں ہم لوگوں کی زیادہ ذمہ داری ہے حضرت کی تعلیمات پر چلنے کی۔ مولانا شبیر علی صاحب نے ایک بار ایک لڑکے کو اوپر بھیج دیا جہاں حضرت تفسیر بیان القرآن لکھ رہے تھے۔ حضرت فوراً نیچے اُتر آئے۔ ایک لمحہ کی تنہائی کو گوارا نہیں فرمایا اور فرمایا کہ مولوی شبیر علی میری تنہائیوں میں ان لڑکوں کو نہ بھیجا کرو جن کے ابھی داڑھی مونچھ نہیں آئی اور فرمایا کہ جو لوگ مجھے اپنا بڑا سمجھتے ہیں اور مجھ سے عقیدت رکھتے ہیں میرے اس عمل سے سبق لیں۔ دیکھئے ہمارے بزرگوں نے تو اتنی احتیاط کی ہے۔

علاج امرد پرستی

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور مَیں مولانا رومی ہی کا طرزِ بیان اختیار کرنا چاہتا ہوں۔

فرماتے ہیں،

؎ کود کے از حسن شد مولائے خلق

جو لڑکا آج مولائے خلق بنا ہُوا ہے، حُسن کی وجہ سے مخلوق نے اس کو اپنا سردار بنا رکھا ہے ہر طرف اس کو "او باشاہو" کہا جا رہا ہے لیکن جب اس کے خوب داڑھی مونچھ آجائے گی، بڑھاپا آجائے گا تو کیا ہوگا۔ فرماتے ہیں۔

؎ بعد پیری شد خرف رُسوائے خلق

پھر اس کی کوئی عزت نہیں رہے گی اور ساری مخلوق میں وہ رُسوا ہو جائے گا اور فرماتے ہیں۔

ؔ ہم چو امرد کز خدا نامش دہند

امردوں کو یعنی بے داڑھی مونچھ والے نوجوان بچوں کو بدخصلت لوگ کہتے ہیں کہ آؤ تم خدائے حُسن ہو۔

ؔ تا بدیں سالوس در دامش کنند

تاکہ اس چاپلوسی سے اس کو غلط کام کے لیے اپنے جال میں پھانس لیں مولانا فرماتے ہیں۔

ؔ چوں بہ بد نامی برآید ریش او

لیکن جب اسی بدنامی و رُسوائی کی حالت میں اس کے خوب داڑھی مونچھ آجائے گی تو کیا ہوگا۔

ؔ ننگ دارد دیو از تفتیش او

اب شیطان بھی اس کی خیریت نہیں پوچھے گا۔جس پر سب جان و مال فدا کر کے ایمان بھی ضایع کر رہے تھے زوالِ حُسن کے بعد سب اِدھر اُدھر کھسک جاتے ہیں مَیں نے علی گڑھ میں ایک رسالہ پڑھا تھا کہ یونیورسٹی کا ایک طالب علم تھا جس کے حُسن پر سب فدا تھے لیکن جب اس کا حُسن زائل ہوگیا تو اس کے ایک عاشق نے کہا۔

ؔ گیا حُسن خوبانِ دلخواہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

حُسن امرد کے علاج پر میرا بھی ایک قطعہ ہے جو روح کی بیماریاں اور اُن کا

علاج میں ہے۔

ے کبھی جو سبزہ آغاز جواں تھا
تو سالار گروہ دلبراں تھا

ذرا اس میں اُردو کی بلاغت بھی دیکھئے اگرچہ میں دیہات کا رہنے والا ہوں لیکن یہ میرے بزرگوں کی کرامت ہے۔

کبھی جو سبزہ آغاز جواں تھا
تو سالار گروہ دلبراں تھا
بڑھاپے میں اسے دیکھا گیا جب
کسی کا جیسے وہ نانا میاں تھا

اور ایک تازہ شعر سُنئے اسی ہفتہ عشرہ کا ہے۔ تازہ جلیبی گرم گرم اچھی معلوم ہوتی ہے اسی طرح تازہ شعر بھی۔ لہٰذا میرا تازہ شعر سُنئے۔ یہ اُن کا علاج ہے جن کو امردوں کی طرف میلان ہوتا ہے اور میلان ہونا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تقاضائے گناہ گناہ نہیں ہے۔ تقاضے پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ جیسے روزہ میں سو دفعہ دل چاہے کہ ٹھنڈا پانی پی لو لیکن جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اور پانی نہیں پیتا تو اس کا اجر زیادہ ہے۔ لہٰذا اگر تقاضائے گناہ کو برداشت کرتا ہے گناہ نہیں کرتا تو یہ شخص بہت بڑا ولی اللہ ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیوں کہ اس کا مجاہدہ شدید ہے تو اس کا مشاہدہ بھی شدید ہوگا۔ جتنا زیادہ مجاہدہ ہوگا اتنا ہی زیادہ مشاہدہ ہوگا۔ اب سُنئے میرا شعر۔ بزرگوں کے ارشادات کو میں نے اردو میں نظم کر دیا ہے کہ ایک دن آئے گا کہ حبیب بالکل جغرافیہ بدل جائے گا۔ ہر دس سال پر چہرہ کا جغرافیہ

بدل جاتا ہے۔ بیس سال میں کچھ ہے، تیس سال میں کچھ اور ہو گیا، پھر چالیس سال میں کچھ اور بدل گیا۔ پچاس میں حسن کا نقشہ ایسا بدلتا ہے کہ بڑے بڑے عاشقین وہاں سے بھاگتے ہیں۔

ادھر جغرافیہ بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہسٹری باقی نہ میری مسٹری باقی

اب میرا وہ تازہ شعر سُنئے جو میں نے چند دن پہلے کہا ہے۔ جب امرد کے بڑی بڑی مونچھ نکل آتی ہے اور داڑھی ناک تک آجاتی ہے جو گال فارغ البال تھے وہ گال اب نظر بھی نہیں آرہے کہ کہاں گئے اس پر میرا شعر ہے۔

مونچھوں کے زیرِ سایہ لبِ یار چھپ گئے
داڑھی کے زیرِ سایہ وہ رُخسار چھپ گئے
بالوں کی سفیدی میں زُلفِ یار چھپ گئے
جو یارِ حُسن کے تھے وہ سب یار چھپ گئے

یہ عرض کرتا ہوں کہ صرف اللہ سے دل لگاؤ۔

نورِ تقویٰ لا الٰہ کے منفی اور الا اللہ کے مثبت تار سے پیدا ہوتا ہے

یہ تقاضے گناہ کے ہمیں اللہ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں، تقویٰ کی بنیاد اسی پہ ہے کہ تقاضا ہو پھر ہم اس پر عمل نہ کریں۔ مثبت و منفی دو تار ہیں۔ گناہ کا تقاضا ہوا یہ منفی تار ہے۔ ہم نے اللہ کے خوف سے اپنے آپ کو بچایا یہ مثبت تار ہے۔ آج سائنس دانوں کی تحقیق ہے کہ دو تاروں سے دنیا کی روشنی ہوتی ہے۔ اللہ نے دونوں تار ہمیں

دے دیتے ۔ لا اِلٰہ کا منفی تار اور اِلّا اللہ کا مثبت تار دونوں تار سے ایمان اور تقویٰ کا نور اور ولایت کا نور ملتا ہے ۔ لہٰذا آپ تقاضوں سے گھبرائیں نہیں ۔ جتنا زیادہ شدید تقاضا ہو سمجھ لو کہ ہمیں خدائے تعالیٰ اپنا بہت بڑا ولی بنانا چاہتے ہیں بہ شرط توفیق تقویٰ ۔ لیکن یہ توفیق اور ہمت ملتی ہے اہلِ ہمت کی صحبت سے ۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ تین کام کرلو تو تقویٰ والے بن جاؤ گے ۔

نمبر ۱، خود ہمت کرو ۔ نمبر ۲، ہمت کی خدا سے دُعا کرو ۔ نمبر ۳، اہلِ ہمت کی صحبت میں رہو اور ان سے عطائے ہمت اور استعمالِ ہمت کی دُعا کراؤ ۔

لا الٰہ کی تشریح ہو گئی ۔ اب صرف الا اللہ لینا ہے ۔ اس کے لیے میں باتیں عرض کر چکا ہوں ۔ آج مجلس کا آخری جلسہ ہے ۔ اگر ہم نے ان پر عمل کر لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ مَیں اپنے بزرگوں کی تعلیمات کی روشنی میں عرض کرتا ہوں کہ سو فیصد ہم سب ولی اللہ ہو جائیں گے ۔ نمبر ۱، کسی اللہ والے سے جس سے مناسبت ہو تعلق قائم کرنا یعنی صحبت اہل اللہ کا اہتمام ۔ نمبر ۲، اس سے پوچھ کر ذکر کا دوام ۔ اب تیسری چیز رہ گئی گناہوں سے بچنے کا التزام اور گناہ سے بچنا موقوف ہے اہلِ اللہ کی صحبت پر ۔ کتنا ہی انسان پڑھ لے، پڑھا لے امامت کر لے، چلّے لگا لے مگر تقویٰ جب ہی ملے گا جب اہلِ تقویٰ کی صحبت نصیب ہو گی ۔ جس پر آیت کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ دلالت کرتی ہے یعنی کونوا مع المتقین اور صادق اور متقی ایک ہی چیز ہے جس کی دلیل یہ آیت ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

آج مجھ سے مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب نے کہا ہے کہ دُعا ذرا لمبی کر دوں آج آخری دن ہے ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ کوئی اور صاحب دُعا کرا دیں تو اچھا ہے ۔

لیکن ان کا اصرار ہے کہ میں ہی دُعا کراؤں تو مختصراً عرض کرتا ہوں کہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبۂ تزکیۂ نفس کو زندہ کیا۔

بعثت نبوت کا ایک اہم مقصد تزکیۂ نفس ہے

اور یہ شعبہ یعنی تزکیۂ نفس نص قطعی سے ثابت ہے اور مقاصد بعثت نبوت میں سے ہے۔ دیکھئے یُزَکِّیْھِمْ کی مفسرین نے کیا تفسیر کی ہے۔ مفسرین نے تزکیہ کی تین تفسیریں کی ہیں نمبر ا یُطَہِّرُ قُلُوْبَہُمْ عَنِ الْعَقَائِدِ الْبَاطِلَۃِ وَالْاِشْتِغَالِ بِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے قلوب کو عقائد باطلہ سے اور غیر اللہ سے دل لگانے سے پاک فرماتے تھے۔ نمبر ۲ وَیُطَہِّرُ اَنْفُسَہُمْ عَنِ الْاَخْلَاقِ الرَّذِیْلَۃِ اور صحابہ کے نفوس کو پاک کرتے تھے اخلاق رذیلہ سے اور نمبر ۳ وَیُطَہِّرُ اَبْدَانَہُمْ عَنِ الْاَنْجَاسِ وَالْاَعْمَالِ الْقَبِیْحَۃِ اور ان کے جسم کو نجاستوں سے اور اعمال قبیحہ سے پاک فرماتے تھے۔ تو یہ شعبۂ تزکیۂ نفس بغیر شیخ و مزکی کے ناممکن ہے۔ عادت اللہ یہی ہے۔ آپ اپنے اکابر کی تاریخ دیکھ لیجئے کہ جو بھی ولی اللہ بنے ہیں کسی ولی کی صحبت سے بنے ہیں۔ اگر شاذ و نادر کوئی واقعہ ہو تو اس میں بھی کسی ولی کی غائبانہ توجہ ہوتی ہے۔ ورنہ دستور یہی ہے کہ جو بھی ولی ہوا کسی ولی کی صحبت سے ہوا۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کسی اللہ کے ولی سے دوستی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے قلوب کو ہر وقت لطف و کرم سے دیکھتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئِہٖ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَمِ فَمَنْ کَانَتْ مَحَبَّتُہٗ فِیْ قُلُوْبِہِمْ جن جن کی محبت ان کے دلوں ہوتی ہے یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ بِاللُّطْفِ وَالْکَرَمِ اللہ کا کرم ان پر بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے آہستہ آہستہ

وہ بھی ولی اللہ ہو جاتا ہے جس کو خواجہ صاحب فرماتے ہیں حکیم الامت کو خطاب کر کے کہ۔

؎ تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

اور حکیم الامت کے متعلق فرما رہے ہیں۔

؎ نقشِ بتاں مٹایا دکھایا جمالِ حق
آنکھوں کو آنکھیں دل کو مرے دل بنا دیا

جو دل خدا پر فدا نہ ہوا وہ دل اس قابل نہیں کہ اس کو دل کہا جائے۔ دُعا کیجئے اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ سے درخواست کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِرَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وبطفیل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین وبطفیل اولیاء اُمت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وبطفیل ہمارے اکابر حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور جتنے اکابر ہیں اور حضرت مولانا محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جن کے جامعہ میں ہم آپ بیٹھے ہیں۔ حکیم الامت کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ ان کی غلامی کا صدقہ ہے کہ جو غلام جہاں بیٹھ گیا اس کا وہیں جامعہ کھل گیا۔

؎ جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جامعہ کے حضرات کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ صیانۃ المسلمین کا کام جو اُن کا اپنا فرضِ منصبی تھا یہاں بڑے زور شور اور سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے جزیل جزائے عظیم جزائے کثیر عطا فرمائے اور قبول فرمائے اور اختر کو اور اس کے گھر والوں کو اور جتنے لوگ یہاں آئے ہیں اور ان کے گھر والوں کو آپ سب کو آپ سب کے گھر والوں کو سو فیصد اپنی خدا نسبت اولیائے صدیقین عطا فرمادے۔ ہم اس کریم سے چھوٹی ولایت نہیں مانگیں گے کیوں کہ وہ کریم ہے جو نااہلوں کو بدون استحقاق اور بغیر صلاحیت کے عطا فرماتا ہے۔ اے اللہ ہم صرف آپ کے کرم کے سہارے پر یہ دُعا مانگ رہے ہیں۔ اپنے کرم سے قبول فرمالیجئے اے خُدا! جملہ سوئے قضا کو حسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجئے۔ اگر ہماری قسمت میں خطرناک مرض لکھے ہیں تو جملہ سیئی الاسقام کو صحت و عافیت سے تبدیل فرما دیجئے۔ اگر ہمارا خاتمہ خراب لکھا ہے تو آپ اپنے کرم سے اس سوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرمادیجئے اگر آپ نے ہم کو جہنمی لکھا ہے آپ اپنی قدرتِ قاہرہ سے اپنے کرم سے ہم کو جنتی لکھ دیجئے۔ جملہ سُوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجئے۔ جیسا کہ اے اللہ مولانا رومیؒ نے فرمایا کہ اے خدا آپ کا فیصلہ آپ پر حاکم نہیں۔ آپ کا محکوم ہے لہٰذا اپنی حاکمانہ قدرت سے اپنے جملہ فیصلوں کو جو ہمارے لیے مضر ہیں ان جملہ سوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجئے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو ظلم سے نجات عطا فرماؤ کشمیر کے ان مجاہدین کو جو محصور ہیں ان کے محاصرہ کو توڑ دے۔ ظالم ہندوؤں کا فوج کے دلوں میں بزدلی ڈال دے، ان میں اختلاف ڈال دے۔ اے اللہ آپ اپنی قدرت قاہرہ کے ڈنڈے سے ان ظالموں کو پاش پاش کر دیجئے، ہلاک کر دیجئے ان

ظالموں کے محاصرہ کو توڑ دیجئے۔ عالم غیب سے فرشتوں کو ان کی مدد کو بھیج دے غیب سے اسباب پیدا فرما دے۔ آپ خالق الاسباب ہیں۔ مسبب الاسباب ہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَدَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَالشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ برس میں جتنی بھلائیاں مانگیں سب ہم کو عطا فرما دے ہم سب کو جتنی برائیوں سے پناہ مانگی سب برائیوں سے پناہ نصیب فرما دے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا۔ یہ دعا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے یعقوب علیہ السلام کے پاس جس کی برکت سے ان کی ان اولادوں کو اللہ نے معاف کیا ہے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا۔ تفسیر روح المعانی میں ہے۔ تو وہ دعا بھی پڑھتا ہوں عربی میں اے ایمان والوں کی آخری امید۔ یا رجاء المومنین اے ایمان والوں کی آخری امید لَا تَقْطَعْ رَجَاءَنَا ہماری امیدوں کو منقطع نہ کیجئے اور یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا وَیَا مُعِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِنَّا وَیَا مُحِبَّ التَّوَّابِیْنَ تُبْ عَلَیْنَا۔ یا رب العالمین جتنی بھی دعاؤں کی ہمارے دوستوں نے ہم سے فرمائش کی ہے یا اس مجمع میں جن لوگوں نے ہم سے کہا ہو یا اللہ جتنے میرے دوستوں نے دعاؤں کی فرمائش کی ہے۔ یا انہوں نے خط لکھا ہو اور ہم کو نہ ملا ہو یا ہم نے وعدہ کیا ہو یا وہ ہماری دعاؤں سے توقع رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ اختر کو اور ان سب کو اور میرے گھر والوں کو آپ کے سب گھر والوں کو جمیع مقاصد حسنہ میں بامراد

فرما اور جمیع ہموم اور غموم اور جمیع پریشانیوں سے نجات اور عافیت نصیب فرما۔ سارے عالم کے تمام مسلمانوں کو یارب العالمین تمام خیر نصیب فرما اَللّٰھُمَّ وَکُلَّ خَیْرٍ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ سارے عالم کے مسلمانوں کو عافیت دارین نصیب فرما کشمیری مجاہدین کے لیے دُعا کر لیجئے یہ مجاہدین بے حد غم میں ہیں۔ رسد نہیں ہے ظالم ہندؤوں نے ان کا کھانا پینا بند کیا ہوا ہے۔ اے خدا رحم فرما دے اپنے کلمہ کے نام پر رحم فرمادے اور ان کے لیے کھانے پینے کا غیب سے انتظام فرما دے۔ ان کو طاقت دے دے ان کو ہمت دے دے۔ غلبہ دے دے۔ غیب سے امداد بھیج دے جس طریقہ سے آپ نے جنگ بدر میں بھیجی تھی اگرچہ ہم اس کرم کے لائق نہیں۔ لیکن آپ کا نام کریم ہے محدثین نے جو تعریف کی ہے کریم وہ ہے جو نالائقوں پر مہربانی کر دے۔ لہٰذا ہم آپ کو کریم سمجھ کر اپنی نالائقی کے باوجود آپ سے رحمت کی درخواست کرتے ہیں کہ جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں خاص کر کشمیریوں کے معاملہ میں غیب سے مدد فرما اور فتح مبین عطا فرما یا اللہ جلد سے جلد کشمیر کو فتح عطا فرما اور آزاد کشمیر کی طرح مقبوضہ کشمیر کو بھی آزاد فرما دے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ جو کچھ مانگا اے خدا وہ بھی عطا فرما دے۔ جو ہم نہیں مانگ سکے بے مانگے سب کچھ عطا فرما دے۔ ابا اپنے بچوں کو بعض وقت بے مانگے بھی دیتے ہیں۔ آہ اپنی شفقت سے۔ اس لیے اے خدا آپ ہمارے ربا ہیں ہمارے مانگنے سے جو کچھ آپ نے دیا۔ جو مانگ رہے ہیں وہ بھی دے دیجئے اور جو نہیں مانگا اپنی رحمت سے اور کرم سے وہ سب کچھ عطا فرما دیجئے جو ہم سب کے لیے آپ کے علم میں مفید ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

آپ کو پا گیا اپنی جاں میں

ذکر سے جب ملا نور جاں میں سیکڑوں جاں ملی میری جاں میں
چار سُو اُن کی نسبت کی خوشبو پھیل جاتی ہے سارے جہاں میں
کس طرح سے چھپاؤں محبت راز ظاہر ہے آہ و فغاں میں
چشم غماز ہے دردِ نسبت عشق مجبور ہے گو بیاں میں
نیم جاں کر دیا حسرتوں نے رہ کے صحرا میں ہوں گلستاں میں
آپ کی راہ میں جان دے کر آپ کو پا گیا اپنی جاں میں
یوں تو دُنیا سے جانا ہے مجھ کو کام کچھ نیک کر لوں جہاں میں
تیری توفیق کا آسرا ہے ورنہ رکھا ہے کیا خاکداں میں
مثلِ خورشید چمکا دے یا رب دردِ مخفی ہے جو میری جاں میں

تیری رحمت کے صدقے میں اختر
کیا عجب ہو گا باغِ جناں میں

عروجِ بندگی

نہ گلوںؑ سے مجھ کو مطلب نہ گلوں کے رنگ و بُو سے

کسی اور سمت کو ہے مری زندگی کا دھارا

جو گرے اُدھر زمیں پر مرے اشک کے ستارےؑ

تو چمک اُٹھا فلکؑ پر مری بندگی کا تارا

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ندامتِ عاشقانِ مجاز

اس کا جمال تھا فنا چہرہ پہ آگئی خزاں

اپنی تمام عاشقی بن گئی شرم کا علم

اپنا سرِ نیاز تھا قدموں پہ آہ جن کے خم

ان کی خزاں کو دیکھ کر چشم ہے آج میری نم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم